احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

پیر 12 فروری 2007ء

روزنامہ
الفضل

C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

پیر 12 فروری 2007ء 23 محرم 1428 ہجری 12 تبلیغ 1386 ہش جلد 57-92 نمبر 32

سورة الطور

حضرت جبیر بن مطعمؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۃ الطّور کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب القراءة فی المغرب حدیث نمبر723)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن شریف پر تدبر کرو اس میں سب کچھ ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے۔ اور آئندہ زمانے کی خبریں ہیں وغیرہ۔ بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بہ تازہ ملتے ہیں۔ انجیل میں مذہب کو کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔ اس کی تعلیم اس زمانے کے حسب حال ہوتو ہو، لیکن وہ ہمیشہ اور ہر حالت کے موافق ہرگز نہیں۔ یہ فخر قرآن مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے۔ اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 102)

قرآن شریف کو پڑھو اور خدا سے کبھی ناامید نہ ہو۔ مومن خدا سے کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ یہ کافروں کی عادت میں داخل ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ ہمارا خدا علی کل شی قدیر خدا ہے۔ قرآن شریف کا ترجمہ بھی پڑھو اور نمازوں کو سنوار سنوار کر پڑھو اور اس کا مطلب بھی سمجھو۔ اپنی زبان میں بھی دعائیں کرلو۔ قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 191)

قرآن شریف اپنی روحانی خاصیت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے سچے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اور اس کے دل کو منور کرتا ہے اور پھر بڑے بڑے نشان دکھلا کر خدا سے ایسے تعلقات مستحکم بخش دیتا ہے کہ وہ ایسی تلوار سے بھی ٹوٹ نہیں سکتے جو ٹکڑا ٹکڑا کرنا چاہتی ہے۔ وہ دل کی آنکھ کھولتا ہے اور گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتا ہے۔ اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے اور علوم غیب عطا فرماتا ہے اور دعا قبول کرنے پر اپنے کلام سے اطلاع دیتا ہے۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 308)

میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 345)

خلافت جوبلی دعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کیلئے احباب جماعت کو نوافل روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

☆) مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد
☆) مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب آرتھوپیڈک سرجن
☆) مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ گائناکالوجسٹ

تینوں ڈاکٹر صاحبان مورخہ 18 فروری 2007ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں گے ضرورت منداحباب و خواتین ضروری معلومات کیلئے استقبالیہ سے رجوع فرمائیں۔ گائناکالوجسٹ کی پرچی حاصل کرنے کیلئے خواتین زبیدہ بانی ونگ کے استقبالیہ سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

زمیندار متوجہ ہوں

مورخہ 20,19,18 فروری 2007ء کو بہاولپور میں گورنمنٹ کسان ویلفیئر ایسوسی ایشن IPM کے حوالہ سے ایک فارمر کانگریس کا اہتمام کررہی ہے جس میں فصل کو کیڑوں سے بچاؤ کے متعلق جدید معلومات دی جائیں گی۔

شرکت کے خواہشمند احمدی زمیندار جلد از جلد درج ذیل نمبروں پر رابطہ کریں تاکہ ان کے لئے دعوت نامہ بنوایا جاسکے۔

برائے رابطہ: مکرم چوہدری مظفر احمد صاحب

0300-9682643

062/2877535-2882565

فون: 047-6213773 فیکس: 047-6212398

E-mail:nstsaa@yahoo.com

(نظارت صنعت وتجارت)

عرفان کا سورج

قرآن زمانے کی ہدایت کے لئے ہے
اللہ کی عظمت کی شہادت کے لئے ہے

آیات ہیں عرفاں کا چمکتا ہوا سورج
ہر لفظ محمدؐ کی صداقت کیلئے ہے

رہ نیکی پہ چلنا ہو یا ٹلنا ہو بدی سے
ہر حکمِ خداوند اطاعت کیلئے ہے

جو صاحب ایمان ہے دیوانہ ہے اس کا
یہ باعث تزئین عبادت کے لئے ہے

ہم کتنے بھی ڈوبے ہوں غم و رنج و الم میں
قرآن دل و جاں کی سکینت کے لئے ہے

اک سحر ہے اعجاز ہے یہ پاک صحیفہ
جس گھر میں یا سینہ میں ہے برکت کے لئے ہے

کچھ رکھتے ہیں جُزدان میں بس اس کو سجا کر
وہ سوچتے ہیں صرف یہ زینت کیلئے ہے

لیکن جو عمل کرتے ہیں قرآن پہ عابدؔ
پروانہ یہ ان لوگوں کا جنت کے لئے ہے

مبارک احمد عابدؔ

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم ڈاکٹر ریاض احمد صاحب سیکرٹری مال کنجروڑ تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 29 جنوری 2007ء کو احمدیہ بیت الذکر کنجروڑ میں خاکسار کے دو پوتوں عزیزم ضامد مصطفیٰ منصور اور عزیزم منیب احمد خان اور میرے ایک نواسے عزیزم شعیب احمد خان کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ مکرم محمد شفیع خالد صاحب مراقب خدام الاحمدیہ نے بچوں سے قرآن کریم کے بعض حصے سنے اور دعا کروائی۔ عزیز ضامد مصطفیٰ منصور ابن مکرم عبدالناصر منصور مربی سلسلہ محمد نگر لاہور، مکرم چوہدری فتح محمد صاحب گجراتی مرحوم درویش قادیان کا نواسہ ہے۔ عزیزم منیب احمد خان ابن مکرم ڈاکٹر عبدالکریم ظفر صاحب سیکرٹری نومبائعین ضلع نارووال، مکرم محمد ہارون خان صاحب رامبڑہ تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال کا نواسہ ہے اور عزیزم شعیب احمد خان ابن توصیف احمد خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ رامبڑہ، مکرم ہارون خان صاحب آف رامبڑہ کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ قرآن کریم کی تعلیمات سے مستفیض فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم منصور احمد خان صاحب حلقہ محمد علی سوسائٹی کراچی تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 13۔اکتوبر 2006ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام ''مناہل خان'' رکھا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم خورشید احمد خان صاحب کی پوتی اور مکرم محمد عثمان خان صاحب ڈیفنس کراچی کی نواسی ہے۔ نیز مکرم انوار حسین خان آف شاہ آباد (یو۔پی)، مکرم محمد خان صاحب آف کپورتھلہ رفقاء حضرت مسیح موعود اور حضرت مولانا عبدالرحیم نیّر صاحب مربی سلسلہ افریقہ کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی دونوں بیٹیوں کو صحت والی دراز زندگی عطا فرمائے اور نیک سیرت، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور خلافت احمدیہ کے ساتھ تمام عمر وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم سید منظور احمد بخاری صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے والد محترم سید مودود احمد بخاری صاحب گلشن جامی کراچی ریڑھ کی ہڈی میں نقص کی وجہ سے ایک عرصہ سے بیمار ہیں چلنے پھرنے میں بھی شدید تکلیف ہے احباب سے درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مسعود احمد طاہر صاحب صدر جماعت احمدیہ 96 گ۔ب ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں کہ ہماری جماعت کے ایک بزرگ مکرم مولوی علی محمد صاحب بعمر 90 سال مورخہ 26 جنوری 2007ء کو وفات پا گئے مرحوم پابند صوم وصلوٰۃ بلکہ تہجد اور اشراق کی نماز بھی ہمیشہ ادا کرنے والے تھے۔ قرآن مجید لفظی ترجمہ جاننے والے سرگرم داعی الی اللہ تھے۔ مرحوم چالیس سال تک بچوں کو قرآن مجید پڑھاتے رہے۔ مرحوم ایک لمبا عرصہ تک جماعت احمدیہ چک نمبر 96 گ۔ب صریح ضلع فیصل آباد کے سیکرٹری اصلاح وارشاد و سیکرٹری تعلیم القرآن رہے نیز 1984ء کے پرآشوب حالات میں کچھ عرصہ تک قائم مقام صدر جماعت بھی رہے۔ مرحوم انتہائی سادہ طبیعت کے انسان تھے لیکن مالی قربانی میں صف اول کے مجاہد تھے چندہ وصیت کی ادائیگی میں معمولی سے معمولی آمد کا بھی باقاعدگی سے حصہ ادا کرتے رہے۔ مرحوم موصی تھے اسی روز نماز عصر کے بعد محترم عطاء المنان قمر صاحب معلم وقف جدید نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں میت ربوہ لے جائی گئی مرحوم کا بیٹا اور بیٹی جرمنی اور لندن سے تشریف لائے اور مورخہ 28 جنوری کو صبح 10:30 بجے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے لان میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد صاحب ندیم مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مرید احمد چوہدری صاحب دارالرحمت شرقی ب تحریر کرتے ہیں کہ مکرم محمد یحییٰ صاحب کلکٹر کسٹم کراچی صاحب فراش ہیں۔ ان کی مکمل صحت یابی کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

مکرم عبداللطیف صاحب سیکرٹری وقف جدید ناصر آباد غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری خوشدامن محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کافی عرصہ سے دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

محترمہ ڈاکٹر عظمیٰ عامر صاحبہ لاہور ڈینگی بخار کی وجہ سے شدید بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء وکاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

ابن کریم

امام کا خطبہ سننے کا خاص اہتمام کریں

تم بھی سنو وہ نغمہ جو گاتا ہے آسماں

ایک دن خطبہ سے کچھ دیر پہلے مجھے قریبی مارکیٹ میں بچوں کیلئے کچھ فوری ضرورت کی اشیاء لینے کی غرض سے جانا پڑا۔ وہاں اشیاء کی خریداری کے بعد میں نے دو دکاندار دوستوں کو خطبہ جمعہ سننے کی طرف توجہ دلائی یہ تو خیر میرا بیس سالہ تجربہ ہے جب بھی آپ کوئی مرکزی آواز پہنچائیں تو فوری طور پر سب سے پہلا انداز یہ ہوتا ہے کہ آنکھیں احترام اور ادب سے جھک جاتی ہیں پھر معذرت خواہانہ انداز میں کہا جاتا ہے کہ ہم ابھی یہ کام کرتے ہیں یا آئندہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ بہرحال میں یہ بات اس لئے زیر بحث لا رہا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ اہم نکتہ بیان فرمایا ہے کہ یاددہانی کرواؤ کیونکہ یاددہانی فائدہ دیتی ہے یہ صفات خدا کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ میں نمایاں پائی جاتی ہیں کہ یاددہانی کروانے والے کو بھی حجاب محسوس نہیں ہوتا اور جس کو یاددہانی کروائی جاتی ہے وہ بھی خوش دلی سے قبول کرتا ہے۔ یونہی سمجھ لیجئے آسمانی بارش زرخیز زمینوں پر طرح طرح کی خوشنما خوش رنگ اور ثمردار کھیتی اگاتی ہے۔

بہرحال میں نے جب خطبہ جمعہ کو سننے کی طرف توجہ دلائی وہیں بیٹھے ہوئے ایک نوجوان دوڑ کر میری طرف آئے اور کہا کہ شکریہ جو آپ نے ان کو توجہ دلائی تو مجھے بھی احساس ہوگیا۔ دراصل میں جب گھر سے نکلا خطبہ کے متعلق یاد تھا مگر اب ذہن سے محو ہوگیا تھا وہ نوجوان چونکہ سندھ سے آئے ہوئے تھے اور مجھے بڑی دیر بعد ملے تھے میرا ہاتھ پکڑ کر حال احوال میں مصروف ہوگئے میں نے ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا مجھے جانے دیں کیونکہ میرے خیال میں ادب کا تقاضا یہ ہے کہ حضور انور کی تشریف آوری سے پہلے ہمیں ٹی وی کے سامنے بیٹھا ہوا ہونا چاہئے اور حضور کے سلام کو بڑی محبت اور عقیدت سے سننا چاہئے اس سلام پر اگر غور کریں تو ہمارے بہت سارے مسائل اور تکالیف کا حل نظر آتا ہے بلکہ میرے خیال میں تو ہمارے خطوط کا جواب بھی مل جاتا ہے تم پر سلامتی ہو خدا کی رحمتیں اور اس کی برکات ہوں جسے خدا منصب امامت پر فائز فرمائے اس کے منہ سے یہ بابرکت الفاظ کتنی بڑی مقبولیت رکھتے ہیں اور پھر سورۃ فاتحہ اور قرآنی آیات کو اس درجہ محبت اور احترام سے سننا چاہئے کہ گویا وہ قبولیت کا لمحہ ہوتا ہے اور پھر یہ دیکھیں کہ سورہ فاتحہ میں کیا کیا دعائیں مانگی گئی ہیں۔ حمد باری تعالیٰ ہے اس کی محبوب ترین صفات رحمٰن اور رحیم کے حوالے سے عبادت میں استعانت کی دعائیں اور اھدنا الصراط...... میں چھپی یہ بات بھی نظر آتی ہے کہ امام کی زبان میں اھدنا کی دعا مانگی گئی ہے اگر ہم بھی پوری توجہ سے اور درد اور الحاح سے امام کی زبان سے ادا ہوتے یہ الفاظ مبارکہ سنیں تو کیا معلوم وہ قبولیت کی گھڑیاں ہوں اور ہمیں بھی ہدایت کے راستوں کی راہنمائی میسر آسکے اور انعام یافتہ گروہ میں ہم بھی شامل ہو جائیں اور پھر تکرار سے میں عرض کرتا ہوں کہ ہماری عاجزانہ دعاؤں کی قبولیت مرہون منت ہے اس بات کی کہ ہم امام کی اقتداء میں ان عظیم الشان دعاؤں کے وقت آمین کہیں۔ اس کے طفیل ہماری دوسری دعائیں بھی قبولیت کا درجہ پاتی ہیں۔ بہرحال ان ساری باتوں سے توجہ دلانا مقصود صرف یہ ہے کہ عموماً جو یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ چلو خطبہ میں شامل ہو ہی جانا ہے جو اصل مغز اور روح ہے اس کی طرف بعض دفعہ عدم علم کی وجہ سے توجہ نہیں رہتی۔ رسول اکرم ﷺ نے جو اہمیت خطبہ کی بیان فرمائی ہے کہ اس کے دوران خاموش بھی نہیں کروانا چاہئے۔ پھر نماز جمعہ کیلئے آنے والوں کے جو فضائل اور برکات مختلف انعامات کی شکل میں بیان فرمائی ہیں ان پر اگر غور کیا جائے تو یہی بات سامنے آتی ہے کہ امام کے خطبہ کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے کہ جو پہلی نداء کے وقت آتا ہے یہ فضیلت ہے اور جو دوسری نداء کے بعد آئے اس کو اتنا ثواب، تھوڑے سے غور کے بعد ہی یہ بات سمجھ آجاتی ہے کہ دراصل امام کے خطبہ کو جو کہ باقاعدہ انسٹیچیوشن کا درجہ رکھتا ہے اس کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے اور جب مزید بات کو گہرائی سے دیکھا جائے تو خدا تعالیٰ نے اسی متبرک نام کو مزید عظمت اور برکت دیتے ہوئے قرآن کی ایک سورۃ کا نام ہی جمعہ رکھ دیا اور پھر اس میں بھی اشارہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے من وعن قدم بقدم کھڑے ہونے والے کو صاحب علم کتاب ہی کے ذریعہ تزکیہ نفس اور علوم کی فراوانی ممکن ہوسکتی ہے اور یہ بھی فضل الٰہی کا معیار ٹھہرے گی۔ فضل ہی ہے جو اس کا اہل ہوگا اس کے سر پر سہرا ہوگا جس پر فضل ہوا اس کا کیا خوبصورت انداز ہے خود صاحب فضل بیان کرتے ہیں۔

گر نہ ہو تیری عنایت سب عبادت ہیچ ہے
فضل پر تیرے ہے سب جہد و عمل کا انحصار

اور اس فضل الٰہی کے وارث کے مقابل پر بیشک سواریوں پر لدے ہوئے کتابوں کے ڈھیر لئے ہوئے ہوں مگر پیٹھ اس کی طرف ہو تو آسمان کی زبان میں حمیر ہی کہلائیں گے یا رسول اللہ ﷺ کی وہ وعید کہ امام سے پہلے سجدہ کرنے والا گدھے کے سر والا کہلائے گا۔

اب جب اس انداز سے یہ باتیں من وعن پوری ہوتی نظر آرہی ہیں تو پھر خاص اہتمام سے ان کی طرف توجہ کیوں نہیں ہے۔ جناب مبارک عابد کیا خوب نقشہ کھینچتے ہیں۔

ہر کسی منڈیر پر اس نے تو دیپک رکھ دیئے
تم نے تو آنکھیں موند لیں تم کو نظر آیا

اور پھر منان ناہید صاحب تو اور خوبصورت نقشہ کھینچتے ہیں۔

تم بھی سنو وہ نغمہ جو گاتا ہے آسماں
چھوڑو زمیں کا گیت نہ سر ہے نہ تال ہے

اب جب اس طور پر یہ مضمون ادا کر رہا ہوں تو عبدالسلام اسلام کا ایک شعر بیان کرنے سے رک نہیں سکتا وہ کہتے ہیں۔

ابھرا ہے چاند جس کے تھے منتظر ستارے
وہ آگیا کہ جس کی رہ تک رہے تھے سارے
چھیڑا ہے اس نے آکر میٹھے سروں میں نغمہ
اترا کرشن ثانی ساگر بہا کنارے

اور اسی مضمون کو مزید اور انداز سے نکھرتا اور دل پر اثر انداز ہوتا ہوا کچھ اور انداز سے سنیں۔

لوگ آسماں پہ چاند اگر دیکھتے رہے
ہم بھی زمیں پہ اپنا قمر دیکھتے رہے
وہ آئے اور پھول بکھیرے چلے گئے
سب پیار کی نظر سے انہیں دیکھتے رہے

حضرت خلیفہ رابع فرماتے ہیں

یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا پھیلتی جائے گی شش جہت میں سدا
تیری آواز اے دشمن بدنوا دو قدم دور دو تین پل جاے گی

اور قیصرانی کے انداز کو دیکھئے۔

وہ تو جب بولتے ہیں کون و مکاں بولتے ہیں
تم سنو ان کی جو اشکوں کی زباں بولتے ہیں

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس آسمانی نور اور روشنی کے قریب ہوتے چلے جائیں اور آسمانی آواز پر محبت اور دل گرفتگی کے ساتھ پیوند مضبوط کرتے چلے جائیں اور عمل پیرا ہوتے چلے جائیں تو یقیناً اس آسمانی خوشخبری کے مصداق بنیں گے۔

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

پتہ نہیں کیوں میں جب بھی اس مضمون پر غور کرتا ہوں اور سوچتا ہوں تو وہ بڑا ہی مشہور واقعہ جو کہ سیرت حضرت مسیح موعود میں بارہا دھرایا اور پڑھا جاتا ہے سامنے آجاتا ہے۔

غالباً سیالکوٹ کا واقعہ ہے کہ ایک کمرہ میں جہاں اور بھی چند ساتھی سوئے ہوئے تھے رات کو کڑیوں کی آہٹ کی وجہ سے آپ نے محسوس کیا کہ چھت گرنے والی ہے زبردستی اور بڑے اصرار سے ساتھ والوں کو اٹھایا۔ جب سب ساتھیوں کو یکے بعد دیگرے بار بار اصرار کر کے باہر نکالا اور جونہی آپ نے اپنا پاؤں اٹھایا چھت دھڑام سے گر گئی۔

میرے دوستو! عزیزو! حضرت مسیح موعود کے قدم بقدم چلنے والا امام خدا نے ہمیں دیا ہے اس کا قدم گھر میں پڑنے دیں بڑی بڑی مصیبتوں سے بچے رہیں گے۔ اور بلاشبہ یہ امن کی راہ ہے۔ سلامتی کا دروازہ ہے ایسے ہی امور کی نشان دہی پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کس خوبصورت انداز میں فرما رہے ہیں۔

’’اللہ کا یہ بہت بڑا احسان ہے احمدیوں پر...... اس زمانہ میں مسیح موعود اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی بھی اس نے سعادت عطا فرمائی۔ جس میں ایک نظام قائم ہے۔ ایک نظام خلافت قائم ہے ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ یہ کڑا تو ٹوٹنے والا نہیں لیکن اگر آپ نے اپنے ہاتھ ذرا ڈھیلے کئے تو آپ کے ٹوٹنے کے امکان پیدا ہوسکتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس سے بچائے۔ اس لئے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔‘‘

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 255)

مہمان نوازی

محمد حیات صاحب ادرحمہ بیان کرتے ہیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب جماعت احمدیہ ادرحمہ پر ابتداء ہی سے بہت مہربان تھے۔ ایک ایک فرد کو اپنا رشتہ دار سمجھتے اور عجیب در عجیب طریق سے اپنی شفقت ومہربانی کا اظہار فرماتے تھے۔ جماعت احمدیہ ادرحمہ کو بھی اس امتیازی سلوک پر ناز تھا اور اسے اپنی خوش بختی تصور کرتی تھی کہ اسے حضرت مولوی صاحب جیسی بزرگ ہستی کی سرپرستی اور نگرانی حاصل ہے۔ آپ گو شادی کے کچھ عرصہ بعد ہی قادیان آکر آباد ہو گئے تھے۔ لیکن کبھی کبھی جب اپنے وطن ’’ادرحمہ‘‘ تشریف لاتے۔ تو ہر ایک سے مل کر اس کی خیریت دریافت فرماتے۔ اور ہر ممکن امداد بہم پہنچاتے۔ ہر شخص خیال کرتا تھا کہ آپ کو میرے ساتھ خاص انس ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ہر سال جماعت ’’ادرحمہ‘‘ کے تمام افراد کو اپنے مکان میں ٹھہراتے۔ جاڑے کے موسم میں ساٹھ ستر افراد کے واسطے بستر مہیا کرنا کوئی معمولی کام نہ تھا۔ لیکن اپنے رواج کے مطابق نہایت خندہ پیشانی سے سالہا سال تک اس بار کو اٹھاتے رہے۔ علاوہ ازیں کھانے سے پیشتر جو حسب معمول حضرت مسیح موعود کے لنگر سے آتا تھا۔ آپ صبح کے وقت سب کو لسی وغیرہ سے ناشتہ کراتے۔ اور ہماری چھوٹی سے چھوٹی ضروریات دریافت فرمانے کے لئے بار بار تشریف لاتے۔ اگر کوئی بیمار ہو جاتا۔ تو آپ خود اس کو نور ہسپتال لے جاتے۔ اور ڈاکٹر صاحب سے اپنی موجودگی میں اس کے لئے نسخہ تجویز کراتے۔ اگر فرصت نہ ہوتی۔ تو ڈاکٹر صاحب کے نام خاص توجہ کے لئے رقعہ لکھ دیتے اور تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد خیریت دریافت فرماتے رہتے پرہیزی کھانا اور دودھ وغیرہ کا بھی گھر سے ہی انتظام کر دیا جاتا تھا۔ الغرض آپ اپنی طرف سے مہمان نوازی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے تھے۔ (سیرت شیر علی ص 170)

محمد داؤد مجوکہ صاحب

قدیم اسلامی روایات کی ثقاہت: ایک حسابی تجزیہ

اسلامی مذہبی روایات کی چار اقسام ہیں۔

قرآن کریم،

حدیث جن میں آسانی کی خاطر آثار یعنی ایسی روایات کو بھی شامل کرلیا جاتا ہے جوکہ آنحضرت ﷺ سے نہیں بلکہ صحابہؓ سے مروی ہیں،

فقہ مغازی یعنی قدیم اسلامی جنگوں بالخصوص غزوات النبی ﷺ کے حالات۔

آغاز اسلام اور ابتدائی مسلمانوں کے حالات اور ان کی مذہبی، تمدنی وسیاسی زندگی کے متعلق ہمارا تمام علم انہی چار اقسام کی روایات پر مبنی ہے۔ پس اس علم اور اس سے اخذ کردہ نتائج کا تمام دارومدار ان روایات کی ثقاہت یعنی ان کی درستگی اور ان کے محفوظ طور پر ہم تک پہنچنے پر ہے۔ ان چاروں اقسام کی روایات کی ثقاہت کے متعلق مسلمانوں کے خیالات کو مختصر یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ قرآن کریم اپنی اصلی صورت میں تمام تر کامل صحت کے ساتھ ہم تک پہنچا ہے۔ حضرت عثمان غنیؓ نے قرآن کریم کے نسخے تیار کروائے اور اسے تمام ممالک اسلامی میں پھیلا دیا نیز غیر ثقہ مصاحف کوتلف کروا دیا۔ حدیث گوکہ کامل صحت کے ساتھ نہیں مگر بہت حد تک صحیح حالت میں ہم تک پہنچی ہیں۔ محدثین نے جس جانفشانی کے ساتھ احادیث کو جمع کیا اور پھر ان کی ثقاہت کو قائم رکھنے کی خاطر راویوں کے طبقات اور اسماء الرجال کے جو اصول بنائے وہ احادیث کی سلامتی کے بڑے گواہ ہیں۔ صحاح ستہ، ان میں سے شیخین اور پھر ان میں سے صحیح بخاری احادیث کی مستند ترین کتاب مانی جاتی ہیں۔ فقہ کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ آغاز اسلام ہی سے فقہی مسائل پر غور وفکر کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ خود قرآن کریم میں بھی تفقه فی الدین کا حکم موجود ہے اور روایات کے مطابق صحابہ کا فقہی مسائل میں ایک دوسرے کے ساتھ بحث کرنا خود آنحضرت ﷺ کی زندگی ہی میں ثابت ہے۔ بعد میں ازواج النبی ﷺ سے مسائل دریافت کرنا اور حضرت ابن عباسؓ، ابن عمرؓ، ابن مسعودؓ، سعید بن مسیّب، عطاء، عکرمہ، مجاہد، ابن جریج، سفیان ثوری، امام مالک کا فتویٰ دینا کثرت سے مروی ہے اور یہ سلسلہ امام مالک کی ''موطا'' اور امام شافعی کے ''الرسالہ'' تک مسلسل جاری ہے۔ پس اس کی ثقاہت میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں۔ مغازی کی صورت حال بھی قریباً ایسی ہی ہے، مغازی میں ابن اسحٰق کی سیرت جو ابن ہشام نے ہمارے لئے محفوظ کی اسی طرح بلاذری کی فتوح البلدان اور واقدی کی کتاب المغازی بہت مشہور ہیں۔

اسلامی تاریخ وروایات کے مآخذ کے متعلق ان خیالات کو مستشرقین نے بھی کم وبیش اپنا لیا تھا۔ لیکن انیسویں صدی میں پہلی دفعہ اسلام پر ایک نئے انداز کے حملے کا آغاز ہوا۔ اس کا لب لباب یہ تھا کہ اسلامی روایات درحقیقت سرے سے ہی غلط اور کم وبیش تمام تر وضعی ہیں۔ گوکہ جارج سیل، نولڈیکے وغیرہ مستشرقین اسلامی روایات کومن وعن قبول کرنے سے انکار کر چکے تھے لیکن سب سے پہلے اس حملے کو مضبوط علمی بنیاد مشہور ہنگیرین عالم اگناتس گولڈ سیہر نے 1888ء میں فراہم کی (Ignaz Goldziher, Die Entwicklung des Hadith: Muhammedanische Studien) اس نے اپنی متعدد کتب اور مقالہ جات میں اسلامی روایات کی اسناد میں ایک تدریجی عمل کے وجود کو ثابت کیا۔ اور یہ دعویٰ کیا کہ احادیث کی اسناد جعلی طور پر قدیم ائمہ تک پہنچا کر ان کو ایک مضبوط بنیاد فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے خود مسلمان علماء کی احادیث کے متعلق تنقید کو بھی استعمال کیا۔ مختلف سیاسی دھڑوں اور فرقوں کی جانب سے اپنے اپنے حق میں احادیث گھڑنے کو پیش کر کے کہا کہ اکثر احادیث اسی طرح وضع کی گئی ہیں۔ ان کے مطابق اسلامی فقہ کی بنیاد آغاز میں قرآن وحدیث پر نہیں بلکہ ذاتی رائے پر تھی۔ چنانچہ انہوں نے (Die Zahiriten) 1884ء میں یہ خیال پیش کیا کہ آغاز اسلام میں مختلف جگہوں پر مقامی قوانین اور رواج پر عمل کیا جاتا تھا اور بعد میں اسے تقویت دینے کیلئے احادیث گھڑی گئیں اور اس طرح مروجہ عمل کو آنحضرت ﷺ کی سنت قرار دے دیا گیا۔ موطا ان کے خیال میں امام مالک کے زمانے میں مستعمل فقہ کی آئینہ دار ہے نہ کہ آغاز اسلام کی۔

گولڈ سیہر کی تھیوری کو آگے بڑھاتے ہوئے انگلستان کے جوزف شاخت نے 1950ء میں اسلامی فقہی روایات پر اپنی مشہور زمانہ کتاب لکھی (Joseph Schacht, Origins of Islamic Jurisprudence) اس نے کہا کہ امام شافعی کے ''الرسالہ'' کا مقصد ہی یہ تھا کہ اسلامی فقہ میں حدیث کو مرکزی مقام دیا جائے۔ امام شافعی کے مقابل پر جو لوگ تھے وہ اپنے حق میں دلائل حدیث سے نہیں بلکہ دوسرے علماء وتابعین کے حوالے سے دیتے تھے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ امام صاحب کے وقت سے اسلامی روایات کو پہلے تابعین تک اور پھر صحابہ تک اور آخرکار خود آنحضرت ﷺ تک پہنچانے کا سلسلہ شروع ہوا۔ یعنی آغاز میں ائمہ کے فیصلے کافی سمجھے گئے، پھر جب ان پر اعتراضات ہوئے اور مختلف مکاتب فکر کا آپس میں ٹکراؤ ہوا تو اپنے اپنے نقطہ نظر کو تقویت پہنچانے کیلئے کہا گیا کہ یہ فیصلہ تو فلاں مشہور عالم نے بھی کیا ہوا ہے۔ معاملہ مزید بڑھنے پر صحابہ اور آخرکار آنحضرت ﷺ کو اپنے اپنے موقف کے حق میں پیش کیا گیا اور اس کیلئے جعلی روایات گھڑنے سے بھی دریغ نہیں کیا گیا۔ ان کے خیال میں آنحضرت ﷺ سے مروی قدیم ترین فقہی روایات دوسری صدی میں منظر عام پر آئیں۔ اولاً شاخت اور ان کے بعد جوئنبول (Juynboll: Muslim Tradition) نے 1983ء میں کامن لنک کی تھیوری بھی پیش کی۔ یعنی روایات کا سلسلہ آنحضرت ﷺ سے شروع ہو کر عموماً تابعین یا تبع تابعین تک بہت محدود ہوتا ہے۔ اس کے بعد ایک ہی راوی سے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ تھیوری کے مطابق قدیم ترین مشترک راوی کامن لنک کہلاتا ہے اور وہی حدیث کو گھڑنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ گولڈ سیہر سے پہلے الفریڈ فون کریمر (Alfredvon Kremer: Die Culturegeschichte des Orients Unter Chalifen) نے 1875ء ہی میں حضرت عائشہؓ اور ابن عباسؓ پر آنحضرت ﷺ کے متعلق افسانوی احادیث وضع کرنے کا ناپاک الزام لگایا تھا۔ ان کے خیال میں حدیث کو تنقیدی نظر سے دیکھنے کا کام امام مالک بن انس سے شروع ہوا۔ لیکن حدیث گھڑنے کا عمل پھر بھی جاری رہا اور وقت کے ساتھ ساتھ کتب حدیث کا حجم بڑھتا ہی گیا۔ خصوصاً کوفہ میں جعلی احادیث کثرت سے بنائی گئیں۔ شاخت کی تھیوری کو روبسن (J Robson) جیفری (Arthur Jeffery) پاریٹ (Rudi Parett) واٹ (Montgomery watt) وغیرہ مشہور مستشرقین نے بلاکم وکاست قبول کرلیا۔

یہی صورت حال تفسیر کے متعلق روایات کی بھی بتائی گئی۔ گولڈ سیہر (Die Richtungen der Islamischen Koranauslegung) نے 1920ء میں اور انگلستان سے جون وانسبرو (John Wansbrough: Quranic Studies) نے 1977ء میں تفسیر میں بھی تدریجی ترقی کی طرف توجہ دلائی۔ وانسبرو کے مطابق اکثر تفسیری روایات سن 200 ہجری کے بعد کی ہیں۔ اسماء الرجال پر مسلمانوں کو بجا طور پر بڑا ناز تھا کیونکہ اس کثرت کے ساتھ اور ایسی تفصیل میں جاکر کسی قوم نے اپنے راویوں کے حالات جمع نہ کئے تھے۔ مستشرقین نے اسماء الرجال کی کتب کو بھی اس دلیل کے ساتھ غیر مستند قرار دے دیا کہ یہ کتب حدیث اور تفسیر وغیرہ کی کتب کے بہت بعد تصنیف کی گئی ہیں اور ان میں شائد ہی کوئی بات کتب حدیث سے آزادانہ طور پر درج کی گئی ہے۔ عموماً رجال والوں نے جب دیکھا کہ ایک شخص کتب حدیث میں کثرت کے ساتھ ایک راوی سے حدیث بیان کرتا ہے مثلاً زہری عروہ سے، تو اس کے متعلق لکھ دیا کہ وہ ان کا شاگرد تھا وغیرہ۔ پس رجال کی کتب احادیث پر مبنی ہونے کی بنا پر ایک آزادانہ ماخذ کا کام نہیں دے سکتیں۔

بیسویں صدی کے نصف تک صرف قرآن کریم ہی وہ واحد ماخذ رہ گیا تھا جس پر بہت سے مستشرقین ایک حد تک بھروسہ کرتے تھے۔ لیکن اس کے متعلق بھی اعتراضات کا سلسلہ جاری تھا۔ برطانیہ کے جارج سیل (George Sale) اور اس کے بعد جرمنی کے نولڈیکے نے قرآن کریم کے محفوظ ہونے کے متعلق اپنے تحفظات کا اظہار کردیا تھا۔ لیکن سیل کی غیر سنجیدگی اور نولڈیکے کی احتیاط پسندی کے باعث کھلے بندوں قرآن کو غیر محفوظ کہنے کی جرأت ابھی تک کسی کو نہ ہوئی تھی۔ اس اثناء میں برطانیہ سے جون برٹن (John Burton: The collection of the Quran) نے 1977ء میں ناسخ ومنسوخ کے عقیدہ پر ایک جائزہ پیش کیا۔ جس میں نسخ التلاوۃ دون الآیہ، نسخ الآیہ دون التلاوۃ اور نسخ الآیہ والتلاوۃ کو اسلامی روایات کی روشنی میں پیش کیا۔ اس جائزہ کی بنا پر وانسبرو اور بعض دوسرے مصنفین نے قرآن کے غیر محفوظ ہونے کا کھل کر اظہار کرنا شروع کردیا۔ وانسبرو نے قرآن کریم کی موجودہ شکل میں تصنیف دوسری صدی ہجری کے آخر میں رکھی۔ اس معاملہ میں پڑیشیا کرون اور مائیکل کوک (Patricia Cook: Hagarism) نے 1977ء میں وانسبرو کی تصدیق کی اور تمام تر اسلامی روایات کے دوسری اور تیسری صدی ہجری سے ہونے کا دعویٰ کیا۔

حضرت مسیح موعود نے قرآن، سنت اور حدیث کو شریعت حقہ کے مآخذ کے طور پر پیش کیا اور ناقابل تردید دلائل اور ثبوت فراہم کئے۔

مسلمانوں کی طرف سے جن علماء نے اس سلسلہ میں دفاع کی کوشش کی اب ان کا کچھ ذکر کیا جاتا ہے۔ گولڈ سیہر نے 1888ء میں یہ کہہ دیا تھا کہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد ہی سے اسلامی روایات تحریری طور پر محفوظ ہونا شروع ہوگئی تھیں۔ اس خیال کو ترکی عالم فواد سزگین نے اپنے شہرہ آفاق کارنامہ (Fuat Sezgin: Geschichte des Arabischen Schrifttums) میں 1967ء میں بڑے زور کے ساتھ پیش کیا۔ ان کی تھیوری کے مطابق آغاز میں صحابہ ہی نے احادیث کو لکھنا شروع کر دیا تھا۔ اس مرحلے کو وہ ''کتابت حدیث'' کہتے ہیں۔ اس کے بعد پہلی صدی کے آخر اور دوسری صدی کے آغاز میں ان نوٹوں کو ''صحیفوں'' میں جمع کیا گیا جسے وہ ''تدوین حدیث'' کہتے ہیں۔ آخری مرحلہ میں یہ احادیث مضامین کے اعتبار سے 125 ہجری سے ''مصنفات'' میں ترتیب دی گئیں اس کو وہ ''تصنیف حدیث'' کہتے ہیں۔ ان کے خیال میں آغاز ہی سے اساتذہ اپنے شاگردوں کو تحریری طور پر احادیث کی روایت کی ''اجازۃ'' دیا کرتے تھے گو کہ تحریری روایت عام نہ تھی۔ زسگین نے ان روایات سے جن میں حدیث کو لکھنے سے منع کیا گیا ہے یا اس سے کراہت ظاہر کی گئی ہے درست طور پر یہ نتیجہ نکالا کہ

حدیث لکھنے کا رواج عام ہو رہا تھا اسی لئے اس کو روکنے کی کوشش کی گئی۔ ان کے مطابق اسناد صرف زبانی روایت کی طرف اشارہ نہیں کرتیں بلکہ کتب اور صحیفوں کو نقل کرنے کی اجازت کی غماز ہیں۔ زسگین کے بعد صدیقی (M Z Siddiqi: Haidth Literature) نے 1961ء میں اپنی کتاب شائع کی جس کا اکثر حصہ 1936ء سے پہلے لکھا ہوا ہے۔ حمیداللہ M Hamidullah: Sahifat Hamman ibn Munabbih نے 1979ء میں اور ان کے بعد نابیہ ابوت (Nabia Abbott) صاحبہ نے 1983ء میں اور اعظمی MM (Azami: On Schachts Origins of Muhammadan Jurisprudence) نے 1985ء میں شاخت کا جواب دیا۔ انہوں نے شاخت کے طریق تحقیق پر سخت تنقید کی اور اس کی تھیوری میں خلل ڈال دیئے۔ اس ضمن میں ایک اور کام جو انہوں نے شاخت کی تھیوری کو غلط ثابت کرنے کیلئے کیا وہ یہ تھا کہ اسلامی کتب خانوں کی چھان پھٹک شروع کی اور ڈاکٹر حمید اللہ نے ہمام بن منبہ (متوفی 101 ہجری) کا صحیفہ اور زسگین نے معمر بن راشد (متوفی 153 ہجری) کی جامع کھود نکالی، اعظمی نے نافع، زہری اور سہیل کے صحیفے شائع کئے اور نابیہ ابوت نے زہری کے مجموعہ احادیث کا ایک حصہ اور چند قدیم مخطوطے شائع کئے۔ اس طرح شاخت کی تھیوری کے خلاف گویا تحریری ثبوت پیش کر دیئے کہ 200 ہجری سے قبل احادیث تحریری طور پر کتابوں اور صحیفوں کی شکل میں موجود تھیں۔ پاکستان میں فضل الرحمٰن Fazalur Rahman: Islamic methodology in history نے 1965ء میں اور ان کے شاگرد احمد حسن (Ahmad Hassan: The early development of Islamic Jurisprudence) نے 1970ء میں شاخت کو کلیتاً غلط قرار دینے کی بجائے ایک درمیانی راہ تلاش کرنے کی کوشش کی۔

اس دوران غیر مسلموں میں سے جرمن فیوکس (J W Fucks) گریف (Erwin Graf) اور گیو لام (Alfred Guillaume) نے بھی شاخت پر سخت تنقید کی اور اس کی تھیوری کو ناقص قرار دیا۔ لیکن یہ سب باتیں شاخت کی تھیوری کو گرانے میں کامیاب نہ ہوسکیں کیونکہ یہ قدیم مخطوطات خود جعلی ہونے کے الزام کے نیچے آ گئے اور شاخت کی مدافعت کرنے والوں نے اس تھیوری کو کچھ ہلکا کر کے اسے تنقید کی زد سے ایک حد تک بچا لیا۔ نتیجتاً مستشرقین کی اکثریت اور خود مسلمان علماء کی ایک تعداد نے اسلامی فقہی روایات اور حدیث کا بالعموم وضعی ہونا تسلیم کر لیا۔

اس کے بعد ایک جرمن عالم ہارالڈ موٹسکی Harald Motzki: Die Anfange (Der Islamischen Jurisprudenz) نے 1991ء میں اسلامی فقہی روایات پر اپنی تحقیق شائع کی جو کہ شاخت کی تھیوری کیلئے کاری وار ثابت ہوئی۔ موٹسکی نے اپنی تحقیق کی بنیاد اعظمی کے شائع کردہ مصنف عبدالرزاق بن ہمام (متوفی 211 ہجری) پر رکھی۔ عام رائج طریقوں کے برخلاف جن کے متعلق علماء مختلف قسم کے دلائل پیش کر سکتے ہیں، انہوں نے اپنی تحقیق علم الحساب کی ایک شاخ پر رکھی۔ یہ تصنیف اسلامی روایات کی ثقاہت کے اثبات کے دلائل میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ ان کے دلائل کچھ یوں ہیں:۔

اول تو یہ ثابت کرنا ہے کہ اس مصنف میں درج روایات واقعی عبدالرزاق نے ان لوگوں سے حاصل کی ہیں جن کا وہ نام پیش کرتے ہیں یا یہ کہ انہوں نے ان کو خود ہی گھڑ لیا ہے؟ اس کیلئے انہوں نے ایک حسابی تجزیہ کیا۔ اس کتاب میں درج شدہ احادیث کا 90 فیصد حصہ چار اشخاص سے مروی ہے، معمر بن راشد (متوفی 153ھ) ابن جریج (متوفی 150ھ) سفیان ثوری (متوفی 161ھ) اور سفیان بن عیینہ (متوفی 198ھ) کتاب میں سے 3810 روایت کے تجزیہ پر یہ صورتحال سامنے آئی۔

راوی	تناسب
1۔معمر بن راشد	32
2۔ابن جریج	29
3۔سفیان ثوری	24
4۔ابن عیینہ	4
5۔90راوی	13

اسی طرح انہوں نے تجزیہ کیا اور بتایا کہ عبدالرزاق کبھی تو ایک راوی سے براہ راست روایت کرتے ہیں مثلاً ابن جریج سے اور بعض دفعہ ابن جریج سے براستہ سفیان ثوری روایت کرتے ہیں۔ اگر انہوں نے خود ہی یہ روایات گھڑی تھیں تو ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی وہ سب روایات ہی براہ راست ابن جریج سے نقل کر سکتے تھے۔ پھر وہ روایت کرتے ہوئے کبھی یہ بھی کہتے ہیں کہ مجھے صحیح یاد نہیں کہ اصل لفظ یہ تھا یا فلاں۔ اگر انہوں نے خود ہی روایات گھڑی ہیں تو ایسا کرنے کی کیا مجبوری تھی۔ کیونکہ زاخاو، گولڈسیہر وغیرہ کے نزدیک روایات کو گھڑنے کا مقصد تو اپنے نقطۂ نظر کو تقویت پہنچانا تھا اور روایت میں اس قسم کے شک سے تو تقویت نہیں پہنچتی بلکہ معاملہ اور مشتبہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہ کبھی بغیر کسی حوالے کے بھی روایت کرتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ مجھے بن فلان کے ایک شخص نے بتایا، یہ مجہول روایات ہیں جن سے کوئی شخص اپنے موقف کو تقویت نہیں پہنچا سکتا۔ پھر وہ کسی راوی سے بہت زیادہ روایت کرتے ہیں اور کسی سے بہت کم۔ پس ثابت ہوا کہ عبدالرزاق نے روایات وضع نہیں کیں۔ اس کے بعد انہوں نے آگے عبدالرزاق کے اساتذہ میں سے ہر ایک سے مروی احادیث کا تجزیہ کیا۔

موٹسکی نے اب یہ دلیل پیش کی کہ اگر عبدالرزاق نے یہ سب روایات خود ہی گھڑ لی ہیں تو ان سب راویوں سے مروی روایات کم وبیش ایک ہی طرح کی ہونی چاہئیں کیونکہ اس صورت میں ان کا حقیقی مصنف ایک ہی ہوگا۔ لیکن اگر یہ سب روایات واقعی انہی لوگوں سے لی گئی ہیں جن سے وہ منسوب ہیں تو ان روایات کی ہیئت اور شکل وصورت میں حسابی فرق ہونا چاہئے۔ چنانچہ انہوں نے جب یہ جائزہ لیا تو یہ صورت سامنے آئی:۔

راوی	اکثر جن لوگوں سے روایت کی گئی ان کی تعداد اور تناسب
1۔معمر بن راشد	2(2528) کل 82 سے زیادہ راوی
2۔ابن جریج	1(39) کل 107 سے زیادہ راوی
3۔سفیان ثوری	0(0) کل 163 سے زیادہ راوی
4۔ابن عیینہ	1(23) کل 41 سے زیادہ راوی
5۔عبدالرزاق	3(22932) کل 94 سے زیادہ راوی

اس سے پتہ چلا کہ عبدالرزاق کے ہر استاد کی روایات بالکل الگ قسم کی ہیں۔ اس تجزیہ کے نتیجہ میں انہوں نے حسابی طور پر یہ بات واضح کی کہ کم از کم عبدالرزاق نے یہ روایات خود نہیں گھڑیں۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر یہ روایات وضعی ہیں تو ان کو بنانے کا عرصہ عبدالرزاق (126 تا 211 ہجری) سے پہلے کا ہے یعنی 150 ہجری سے پہلے۔ اس کے بعد انہوں نے عبدالرزاق کے مآخذ کا تجزیہ کیا اور مثلاً ابن جریج کی روایات کی چھان بین کی۔ اس پر پھر وہی صورت حال سامنے آئی۔

راوی	تناسب
1۔عطاء بن ابی رباح	38.5
2۔5 مکی فقہا	25
3۔5مدنی فقہا	8.1
4۔ابن جریج خود	1
5۔10متفرق علماء	6.9
6۔86مختلف افراد	20.5

اگر ابن جریج نے یہ روایات خود ہی گھڑنی تھیں تو انہیں اس کیلئے 108 مختلف افراد کو استعمال کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ چند مشہور لوگوں تک محدود رہنا ہی کافی تھا۔ اسی طرح رجال والوں کے مطابق عطاء ابن جریج کے پہلے استاد تھے اور ایک لمبا عرصہ ان کے استاد رہے، دونوں مکہ میں تھے، پس ابن جریج کا سب سے زیادہ عطاء سے روایات پیش کرنا عین تاریخی حقائق اور عقل کے مطابق ہے۔ اسی طرح انہوں نے ابن جریج کی روایات کا ان کی نوعیت کے اعتبار سے بھی جائزہ لیا مثلاً روایات میں احادیث و آثار کا تناسب، اسانید کا ڈھانچہ (مرسل، مرفوع، مقطوع، مجہول وغیرہ) ذاتی رائے کا استعمال، جواب اور فتاویٰ کا تناسب وغیرہ۔ اس پر ایک مرتبہ پھر یہی ثابت ہوا کہ ابن جریج بلا کم وکاست وہی کچھ بیان کرتے ہیں جو انہوں نے اپنے مآخذ سے سنا ہے۔ اس کے علاوہ تجزیہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ زبانی اور تحریری دونوں طرح یہ روایات ابن جریج تک پہنچی تھیں۔ پس اسلامی روایات جو مصنف عبدالرزاق میں محفوظ ہیں یقیناً 150 ہجری سے پہلے سے تعلق رکھتی ہیں۔

اس کے بعد موٹسکی ابن جریج کے مآخذ کا تجزیہ کرتے ہیں اور مثلاً عطا بن ابی رباح (متوفی 115 ہجری) کی روایات کا مندرجہ بالا تمام اطراف سے جائزہ پیش کرتے ہیں۔ جس پر از سر نو ان روایات کی سچائی ثابت ہوتی ہے۔ چونکہ عطاء بن ابی رباح 115 ہجری میں فوت ہوئے اور انہوں نے جو روایات اپنے شاگردوں ابن جریج وغیرہ کو بتائیں وہ ایک عرصے پر پھیلی ہوئی ہیں اس لئے گویا حسابی طور پر مصنف عبدالرزاق کی روایات 100 ہجری سے پہلے ثابت ہو جاتی ہیں۔ آگے انہوں نے عطاء کے اساتذہ میں حضرت ابن عباس کی روایات کو بھی دیکھا ہے اور بتایا ہے کہ کم از کم بنیادی طور پر ان کا بھی صحیح اور ثقہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔

یہاں پر ان کی تحقیق میں سے ہر طبقہ میں سے صرف ایک ایک مثال اور وہ بھی نہایت اختصار کے ساتھ پیش کی گئی ہے، ورنہ موٹسکی نے تمام راویوں کا تجزیہ کیا ہے اور ہر دفعہ روایات میں اپنی ہیئت کے اعتبار سے بالکل مختلف صورت حال سامنے آئی ہے۔ نہ صرف ہر راوی مختلف اور بہت زیادہ لوگوں سے روایت کرتا ہے اور اس کے بنیادی اساتذہ کا تناسب بدلتا رہتا ہے بلکہ ہر جگہ غیر یقینی روایات بھی پائی جاتی ہیں اور مجہول بھی۔ بعض محدث اپنے ہمعصر بلکہ اپنے سے چھوٹے اور کم عمر راویوں سے بھی روایت کرتے ہیں۔ اگر انہوں نے حدیث وضع کرنا ہی تھی تو کسی مشہور اور گزرے ہوئے استاد کی طرف منسوب کرتے ورنہ ماننا پڑے گا کہ ان دور دراز کے محدثوں نے مل کر ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت اکٹھے احادیث وضع کی ہیں اور اس سازش کے سب ثبوت مٹا دیئے ہیں اور ایسا ہونا ناممکن ہے۔ غرض جس پہلو سے بھی جائزہ لیا گیا اسلامی روایات کی ثقاہت ثابت ہوئی۔

موٹسکی کے بعد ایک اور جرمن مستشرق گریگور شولر نے بھی ایک بالکل مختلف طریق پر سیرت النبی ﷺ پر اسلامی روایات پر تحقیق کی اور ان کی سچائی ثابت کی۔ (Gregor Schoeler: Charakterund Authentie der Muslimischen Uberlieferung Uber das Leben Mohammads) 1996ء ان کی تحقیق کی بنیاد تنقید متن و اسناد کے اصول پر ہے۔ انہوں نے آغاز نبوت اور واقعۂ افک کی روایات کو جمع کر کے ان کا نہایت باریکی سے اسناد اور متن کا الگ الگ تجزیہ کیا۔ اس تجزیے کی بنا پر وہ بتا سکتے ہیں کہ اصل روایت کس کتاب میں درج ہے اور کس راوی نے کہاں سے اپنی روایت کا کون سا حصہ لیا ہے۔ تمام روایات کا یکجائی جائزہ یہ ثابت کرتا ہے کہ بنیادی روایت کیا تھی اور یہ کہ وہ درست اور ثقہ تھی۔ ان دونوں محققین کے کام کے نتیجہ میں اب مستشرقین میں یہ خیال ایک بار پھر عام ہونا شروع ہو گیا ہے کہ اسلامی روایات کم از کم بنیادی طور پر بالکل درست اور ثقہ ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ قبل از اسلام کی روایات میں سے ایام العرب کی شاعری پر جرمن مستشرق باؤر (Thomas Bauer: Altarbaische Dichtkunst) کی 1992ء کی تحقیق نے اس کے بھی ثقہ ہونے کو ثابت کر دیا ہے۔

ح۔نسرین

میرے ابا جان خان عبدالرزاق خان صاحب

جب سے میں نے ہوش سنبھالا اور اپنے والد کے شفیق سائے کو اپنے اردگرد دیکھا۔ تو ہمیشہ اپنے آپ کو انتہائی خوش قسمت محسوس کیا۔ میرے ابا جان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ کھلے ہوئے گلاب کی مانند تھا۔ جس کی خوشبو ان کے ساتھ رہنے والا ہر شخص محسوس کرسکتا تھا۔

میرے پیارے ابا جان 1929ء میں بمقام اجیٹہ ضلع مظفرنگر بھارت میں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش پائی۔ جب حضرت مسیح موعود نے دعویٰ کیا تو میرے دادا محترم حاجی شمشیر خان صاحب نے بیعت کرلی۔ میرے والد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد کے مطابق اپنی زندگی خدمت سلسلہ کیلئے وقف کردی۔ آپ کو قادیان کی سرزمین پر تعلیم حاصل کرنے کا موقع بھی ملا۔ آپ نے اپنی زندگی 1945ء میں وقف کی۔ جب 1947ء میں قیام پاکستان کے وقت آپ قادیان سے ہجرت کرکے لاہور منتقل ہوگئے اور ربوہ کی سرزمین کیلئے پہلا گروپ جو بھجوایا گیا تھا۔ اس میں آپ کو شمولیت کا موقع ملا۔

سلسلہ احمدیہ کے ساتھ والہانہ وابستگی اور عقیدت ان کی شخصیت کا نمایاں ترین پہلو تھی۔ میں نے ہمیشہ ان کو جماعت کے کاموں میں انتہائی انہماک اور دلجمعی کے ساتھ مشغول پایا۔ آپ جماعت کے مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے۔ ان کے خیال میں اللہ کی راہ میں مصروف رہنے سے بہتر زندگی کا کوئی اور مصرف نہیں تھا اور اس نصب العین پر وہ اپنی تمام عمر پورے وثوق سے عمل پیرا رہے۔ بچوں کی تربیت کے معاملہ میں ان کا انداز انتہائی مشفق اور دوستانہ تھا۔ بہت پیارے انداز میں ہمیں دین سے روشناس کرواتے اور پھر ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے۔ جب میں بہت چھوٹی تھی تو ہم سب کو قرآن کریم کی محبت کا درس دیتے۔ نمازوں کی تلقین کرتے۔ خود بلاناغہ تہجد کی نماز ادا کرتے اور نماز باجماعت کی پابندی کرتے اور روزوں کا بہت خیال رکھتے۔ چندہ جات کی ادائیگی بروقت کرتے اور بچوں کو بھی تلقین کرتے۔ سلسلہ کی کتب سے بے پناہ محبت تھی۔ ایک ذخیرہ کتب کا گھر میں موجود تھا۔ پڑھنے کا شوق تھا۔ ہر روز ضرور کتب پڑھتے۔ صبح سویرے تلاوت قرآن کرتے۔

خلافت کے ساتھ ایک گہرا تعلق تھا۔ حضرت مصلح موعود کے واقعات سناتے ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے۔ لندن اور جرمنی میں بھی گئے خلفاء سے ہمیشہ محبت کی اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ ہمیشہ دکھایا۔ اولاد کو ہمیشہ خلافت کے ساتھ محبت کرنے کی تلقین کی۔ جب جرمنی میں ہمارے پاس آتے تو جماعتی پروگراموں میں خوشی سے شامل ہوتے جرمن لٹریچر اور قرآن کریم جرمن ترجمہ کا تحفہ لوگوں کو دیتے اور خوش ہوتے۔

وقف کی روح کو ہمیشہ مدنظر رکھا۔ سادہ زندگی کو ہمیشہ اپنایا۔ ربوہ کی سرزمین سے بڑی محبت تھی۔ راستہ میں جاتے ہوئے اگر گند نظر آتا تو اٹھا کر دور کردیتے۔ اور دوسروں کو تلقین کرتے کہ ربوہ کو صاف رکھیں۔ عزیز واقارب سے ہمیشہ خندہ پیشانی سے ملتے۔ میری امی جان کے رشتہ داروں سے محبت کرتے۔

اپنی ذاتی زندگی میں ابو جان انتہائی ملنسار، درویش صفت انسان تھے۔ ظاہری نمود و نمائش، ریاکاری ان کو سخت ناپسند تھی۔ بہت مہمان نواز تھے۔ ہمیشہ دل کی گہرائیوں سے مہمان نوازی کرتے۔ ان کی پسند بے حد سادہ تھی۔ مرحوم نے اپنی زندگی میں ایک کتاب بھی تحریر کی تھی۔ جس کا عنوان تھا ”تعمیر مرکز ربوہ کے ابتدائی حالات اور ایمان افروز واقعات“

یہ کتاب بہت ہی سادہ انداز میں لکھی گئی ہے۔ ربوہ کے ابتدائی حالات آسان پیرائے میں لکھے گئے ہیں۔ اس میں ایمان افروز واقعات بھی ہیں۔

آپ بہت سی صفات کے مالک تھے۔ بیماری کے ایام میں بھی ہمارے پاس جرمنی آئے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی اور پیارے حضور سے ملاقات کی بہت خوش ہوئے آپ کے چہرے سے خلافت سے محبت کا اظہار نمایاں طور پر نظر آتا تھا۔ واپس آکر ہم سب بہن بھائیوں کو خط تحریر کیے۔ جس میں اولاد کی تربیت کے بارہ میں بار بار ذکر کیا۔ آپ نے ہمیشہ خدا اور رسول کے بتائے ہوئے اصولوں کو اپنایا اور ہمیں بھی تلقین کرتے کہ ہمیشہ اچھا نمونہ دکھاؤ۔ آپ کی وفات کا صدمہ ہم سب کیلئے بڑا صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین

8/جنوری کو فالج کا حملہ ہوا جس کی بنا پر آپ 24/ مارچ 2006ء کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

☆☆☆

بین المذاہب مکالمہ کے لئے چند امور

خورشید ندیم اپنے کالم میں لکھتے ہیں:۔

☆ بین المذاہب مکالمے کا مطلب وحدت ادیان نہیں ہے۔ یہ میرا شعوری احساس ہے کہ دائمی ہدایت کا ایک ہی منبع ہے، جس کا تعین اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ نے فرما دیا ہے۔ انسانوں کے پاس اب اس کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے کہ آپؐ کی طرف رجوع کریں اور مذہبی معاملات میں آپ ہی کی سند کے ساتھ کلام کریں۔ میرا خیال ہے کہ ایک شعوری مسیحی یا یہودی بھی اپنے مذہب کے بارے میں یہی نقطہ نظر رکھتا ہے۔ وحدت ادیان پر اعتقاد کا مطلب یقینی ایمان سے محرومی ہے۔ انسان کو ہمیشہ اس پر آمادہ رہنا چاہئے کہ حق جب بھی اس کے سامنے آئے گا وہ اسے تسلیم کرے گا لیکن وہ جو کچھ آج مان رہا ہے۔ اسے بہر حال یقین اور شعور کے ساتھ ماننا چاہئے۔

☆ میں جب اپنے دین کو واحد صحیح راستہ سمجھتا ہوں تو اس کے نتیجے میں دیگر ادیان کے ماننے والوں کے ساتھ میرا ایک تعلق پیدا ہوتا ہے جو داعی اور مدعو کا ہے۔ یہ میری ذمہ داری ہے کہ میں جس بات کو صحیح سمجھتا ہوں اسے حکمت کے ساتھ اور اچھے اسلوب میں ان تک پہنچاؤں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ میرے دل میں ان کے لئے خیر خواہی ہو اور یہ خواہش موجود ہو کہ وہ کسی دائمی خسارے سے محفوظ رہیں۔ اگر کوئی غیر مسلم میرے خلاف برسرپیکار نہیں ہے تو میرے اور اس کے تعلق کا کوئی عنوان ”دعوت“ کے سوا نہیں ہوسکتا۔ اس کو دنیا سے مٹا دینے یا اسے نقصان پہنچانے کی تمنا تصور دعوت سے متصادم ہے۔

☆ اگر کوئی شخص مسلمان نہیں ہے تو میرے پاس یہ جاننے کا کوئی ذریعہ موجود نہیں کہ اس کا انکار ہٹ دھرمی، عناد یا حسد پر مبنی ہے یا وہ کوئی ایسا عذر رکھتا ہے جسے وہ فیصلے کے دن اپنے رب کے حضور میں پیش کرسکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے ایمان کا تعلق دل کے ساتھ ہے اور کوئی انسان دوسرے کے دل کا حال جاننے پر قادر نہیں ہے۔ اب میں اس سے معاملہ کرتے وقت اسے غیر مسلم تو سمجھوں گا لیکن مجھے یہ اختیار حاصل نہیں کہ میں اسے کافر قرار دوں۔ کافر وہ ہے جو جان بوجھ کر حق کا انکار کرے اور اس کا فیصلہ علیم بذات الصدور کرسکتا ہے اور وہ اللہ ہی ہے۔

☆ آج دنیا کی تقسیم کچھ اس طرح ہے کہ کسی ریاست میں مسلمان اکثریت میں ہیں اور کہیں اقلیت میں۔ بطور اکثریت جب مسلمان ایک ریاست کے شہریوں کے لئے کوئی سماجی معاہدہ (Social Contract) ترتیب دیتے ہیں، جسے ہم آئین کہتے ہیں تو اس میں مذہبی بنیادوں پر کوئی امتیاز روا رکھتے ہوئے، انہیں یہ پہلو پیش نظر رکھنا ہوگا کہ ایسے امتیاز کا اطلاق اگر ان پر ایسے معاشروں میں ہو جن کی اکثریت غیر مسلم ہے تو اس پر ان کا ردعمل کیا ہوگا۔

بین المذاہب مکالمے کے لئے مسلمانوں کو اجتماعی سطح پر دو امر کے بارے میں واضح موقف اختیار کرنا ہوگا۔ ایک تو یہ کہ وہ غیر مسلم معاشرے میں تبلیغ و دعوت کے جس حق کے طالب ہیں، کیا وہ یہ حق اپنے ہاں غیر مسلموں کو دینے کے لئے تیار ہیں، دوسرا یہ ہے کہ اگر ایک شخص کسی غیر مسلم معاشرے میں اپنا مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کرتا ہے تو اس کے ساتھ جس سلوک کا مطالبہ کرتے ہیں، کیا وہ یہی سلوک اس شخص کے ساتھ کرنے پر آمادہ ہیں جو ایک مسلم معاشرے میں اسلام چھوڑ کر کوئی دوسرا مذہب اختیار کرتا ہے۔ مکالمے کے لئے میں ان دونوں سوالات کو بہت اہم سمجھتا ہوں۔ ان کے جو جوابات ہمارے علماء کی طرف سے دیئے گئے ہیں، وہ بھی میرے سامنے ہیں۔ اگر یہ جوابات اپنے اندر ایسا استدلال رکھتے ہیں جو ایک غیر مسلم ذہن کو مطمئن کرسکے تو ہمیں بطور قوم ان پر اصرار کرنا چاہئے اور اگر ان پر نظر ثانی کی ضرورت ہے تو اہل علم کو ترجیحی بنیادوں پر انہیں اپنا مخاطب بنانا ہوگا۔

☆ پرامن بقائے باہمی کا اصول تسلیم کئے بغیر دوسروں (Others) کے ساتھ کوئی مکالمہ نہیں ہوسکتا۔ کیا ہم غیر مسلموں کے اس حق کو تسلیم کرتے ہیں کہ اگر کسی خطے میں انہیں غلبہ حاصل ہے تو وہ اپنا سیاسی اقتدار قائم رکھ سکتے ہیں اور ہم ان کے اس حق کو تسلیم کرلیں گے الّا اور یہ کہ وہ ہمارے خلاف کسی جارحیت کا ارتکاب کریں؟

☆ مذہبی اختلافات کو علمی سطح پر زیر بحث لانے کی روایت کو زندہ رہنا چاہئے کیونکہ یہ انسانوں کے مجموعی فکری ارتقا کے لئے ضروری ہے۔ اس کا صحیح طریقہ یہ ہوگا کہ یہ مکالمہ ہمیشہ اہل علم ہی کے درمیان ہو۔ عامۃ الناس کی سطح پر ایسے مسائل کو زیر بحث لانا یا اس کے لئے مناظرانہ اسلوب اختیار کرنا کبھی مفید ثابت نہیں ہوا۔ اس لئے اس کی حوصلہ شکنی کرنی چاہئے۔ عوام کی سطح پر ہمیشہ یہی تبلیغ کرنی چاہئے کہ مذہبی تنوع اللہ تعالیٰ کی سکیم کے مطابق ہے اور دوسروں کے ساتھ ہمیں انسانیت کی سطح پر اپنا رشتہ قائم کرنا چاہئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بطور انسان ہم جس بات کو اپنا حق سمجھتے ہیں اسے دوسرے کا بھی حق قرار دیں۔ اسی طرح عوامی سطح پر ان عالمی اور فطری اخلاقی اقدار کو فروغ دینا چاہئے جو کم و بیش ہر مذہب میں موجود ہیں۔

(روزنامہ جنگ 17/اکتوبر 2006ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 66106 میں

Kanza Uzma Aamer

بنت Abdul Momin Aamer قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-7-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Kanza Uzma Aamer گواہ شد نمبر 1 عبدالمومن عامر والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد طاہر ولد محمد عبداللہ

مسل نمبر 66107 میں محمد اکبر

ولد محمد اختر قوم ورک پیشہ کاروبار عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد اکبر گواہ شد نمبر 1 محمد صدیق بٹ ولد فضل دین بٹ مرحوم گواہ شد نمبر 2 مشتاق ملک ولد محمد عظیم مرحوم

مسل نمبر 66108 میں عاطف ودود احمد

ولد شیخ رؤف احمد قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 14-4-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1091 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عاطف ودود احمد گواہ شد نمبر 1 رؤف احمد ولد امیر علی گواہ شد نمبر 2 ودود احمد ولد شیخ رؤف احمد

مسل نمبر 66109 میں ودود احمد

ولد شیخ رؤف احمد قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 21-4-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1168 یورو ماہوار بصورت Alg II مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ودود احمد گواہ شد نمبر 1 رؤف احمد گواہ شد نمبر 2 عاطف ودود احمد

مسل نمبر 66110 میں Kasim Dalking

ولد Ali Dalking قوم Kurdiseh Turkis پیشہ ملازمت عمر 31 سال بیعت 2005ء ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 10-6-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع جرمنی مالیتی -/65000 یورو۔ 2۔ مکان واقع ترکی مالیتی -/60000 یورو۔ 3۔ پلاٹ واقع ترکی مالیتی -/2500 یورو برقبہ 150x150۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1800 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Kasim Dalking گواہ شد نمبر 1 حیدر علی ظفر ولد رستم علی مرحوم گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد ولد عبدالمجید

مسل نمبر 66111 میں مسرت کوثر

زوجہ عبدالرؤف خان قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2-6-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 400 گرام مالیتی اندازاً -/4300 یورو۔ 2۔ حق مہر ادا شدہ -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مسرت کوثر گواہ شد نمبر 1 حمید اللہ خان ولد احمد دین گواہ شد نمبر 2 عبدالرؤف خان خاوند موصیہ

مسل نمبر 66112 میں شاہد حسن

ولد حسن لئیق قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-5-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ نقد رقم -/8000 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1900 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شاہد حسن گواہ شد نمبر 1 اکرام اللہ چیمہ ولد چوہدری شرف دین چیمہ گواہ شد نمبر 2 ملک مشتاق احمد ملک محمد عظیم

مسل نمبر 66113 میں محمد یحییٰ

ولد چوہدری محمد اسحاق قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 15-4-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی 3/ ایکڑ اندازاً مالیتی -/450000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1300 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/9000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد یحییٰ گواہ شد نمبر 1 محمد عرفان شاکر ولد محمد رمضان گواہ شد نمبر 2 اکرام اللہ چیمہ ولد چوہدری شرف دین

مسل نمبر 66114 میں محمد عبدالمالک

ولد مولانا عبدالعزیز شاہد وینس قوم جٹ وینس پیشہ طالب علم عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-6-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600 یورو ماہوار بصورت پارٹ ٹائم جاب مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد عبدالمالک گواہ شد نمبر 1 مقصود احمد طاہر ولد بشیر احمد گواہ شد نمبر 2 محمد اکبر ولد محمد اختر

مسل نمبر 66115 میں مبشرہ کنول

بنت عبدالرشید ڈوگر قوم ڈوگر پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 24-5-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 30 گرام مالیتی -/300 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/180 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مبشرہ کنول گواہ شد نمبر 1 ظہیر احمد طاہر ولد نذیر احمد خادم گواہ شد نمبر 2 عثمان رشید ولد عبدالرشید ڈوگر

مسل نمبر 66116 میں انیلہ ملک

زوجہ ملک مجیب احمد قوم ملک اعوان پیشہ خانہ داری

عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-5-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 20 تولے مالیتی اندازاً -/2600یورو۔2۔حق مہر بذمہ خاوند -/120000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ انیلہ ملک گواہ شد نمبر 1 ملک محمد لطیف ولد ملک محمد رفیق اعوان گواہ شد نمبر 2 محمد حفیظ ولد ملک محمد رفیق اعوان

مسل نمبر 66117 میں مبارک احمد رانا

ولد بشارت احمد رانا قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-7-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/600یورو ماہوار بصورت سوشل ہیلپ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مبارک احمد رانا گواہ شد نمبر 1 منیر احمد گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد رشید ولد رشید احمد

مسل نمبر 66118 میں نصرت شاہین

زوجہ مقصود احمد شاہد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-4-13 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 343 گرام مالیتی -/3923یورو۔2۔حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ نصرت شاہین گواہ شد نمبر 1 مقصود احمد شاہد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 منصور احمد ولد داؤد احمد

مسل نمبر 66119 میں بشریٰ احمد سندھو

زوجہ خالد احمد سندھو قوم سندھو پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-6-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 50-287 گرام۔2۔حق مہر ادا شدہ -/50000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/80یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ بشریٰ احمد سندھو گواہ شد نمبر 1 خالد احمد سندھو خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد سندھو ولد محمود احمد سندھو

مسل نمبر 66120 میں تہمینہ رضوان جھول

زوجہ رضوان احمد جھول قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-6-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 464 گرام مالیتی -/3500یورو۔2۔حق مہر بذمہ خاوند -/7500یورو۔اس وقت مجھے مبلغ -/100یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ تہمینہ رضوان جھول گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد جھول ولد عبدالکریم جھول مرحوم گواہ شد نمبر 2 بلال احمد جھول ولد نذیر احمد جھول

مسل نمبر 66121 میں ماجدہ پروین

زوجہ بشارت احمد قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-5-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 220 گرام مالیتی اندازاً -/3100یورو۔2۔حق مہر بذمہ خاوند -/12000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ ماجدہ پروین گواہ شد نمبر 1 بہاول حق ولد فرزند علی گواہ شد نمبر 2 محمد یوسف حق ولد بہاول حق

مسل نمبر 66122 میں راجہ محمد سلیمان

ولد راجہ غلام مرتضیٰ قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-6-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔زرعی اراضی 10 کنال واقع نصیرہ ضلع گجرات اندازاً مالیتی -/600000 روپے۔2۔12 مرلہ مکان واقع نصیرہ ضلع گجرات مالیتی اندازاً -/300000 روپے۔3۔دوکانات 3 عدد برقبہ 4 مرلے اندازاً مالیتی -/200000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1027 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد راجہ محمد سلیمان گواہ شد نمبر 1 اکرام اللہ چیمہ ولد چوہدری شرف دین گواہ شد نمبر 2 محمد احمد ولد منظور احمد

مسل نمبر 66123 میں فائزہ منور

زوجہ منور احمد قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-5-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔حق مہر بذمہ خاوند -/8000 یورو۔2۔طلائی زیور 32 تولے مالیتی -/2880یورو۔اس وقت مجھے مبلغ -/80یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ فائزہ منور گواہ شد نمبر 1 صوفی نذیر احمد وصیت نمبر 10091 گواہ شد نمبر 2 منور احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر 66124 میں رحیم بٹ

ولد عباس بٹ قوم بٹ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد رحیم بٹ گواہ شد نمبر 1 عباس بٹ والد موصی گواہ شد نمبر 2 محمد امین خالد ولد محمد یعقوب مرحوم

مسل نمبر 66125 میں تحریم محمود

بنت طارق محمود قوم وڑائچ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-6-4 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/80یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ تحریم محمود گواہ شد نمبر 1 طارق محمود والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد صدیقی ولد محمود احمد

مسل نمبر 66126 میں نعیم اختر خان

ولد عدالت خان قوم پٹھان پیشہ تجارت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-5-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3000 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز

کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نعیم اختر خان گواہ شد نمبر 1 سلیمان خان ولد محمد یعقوب خان گواہ شد نمبر 2 محمود احمد خان ولد حکیم فضل محمد

مسل نمبر 66127 میں شبانہ احمد

زوجہ نذیر احمد قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 374 گرام مالیتی اندازاً -/4488 یورو۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/5113 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شبانہ احمد گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عطاء الودود ملک ولد ملک عبدالرحمٰن

مسل نمبر 66128 میں امتہ السلام

زوجہ ناصر محمود چیمہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-6-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 600 گرام مالیتی اندازاً -/7200 یورو مع ایک عدد سیٹ چاندی۔ 2۔ حق مہر ادا شدہ -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/320 یورو ماہوار بصورت پارٹ ٹائم جاب مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ السلام گواہ شد نمبر 1 ناصر محمود چیمہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد انیس ولد محمد اسمٰعیل

مسل نمبر 66129 میں بشیر احمد ریحان

ولد مولوی نذیر احمد ریحان قوم ریحان پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ نقد رقم -/35000 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد بشیر احمد ریحان گواہ شد نمبر 1 اکرام اللہ چیمہ ولد چوہدری شرف الدین گواہ شد نمبر 2 مشتاق ملک ولد ملک محمد عظیم مرحوم

مسل نمبر 66130 میں طاہر احمد ظفر

ولد مولوی ظفر محمد ظفر قوم بلوچ پیشہ بزنس عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-6-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 490 مربع میٹر مالیتی -/210000 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1800 یورو ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طاہر احمد ظفر گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد ولد عبدالمجید گواہ شد نمبر 2 حیدر علی ظفر ولد رستم علی مرحوم

مسل نمبر 66131 میں مبارک سعید احمد گجر

ولد محمد شریف گجر قوم گجر پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-6-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی 5 مرلہ مکان واقع شیخوپورہ اندازاً مالیتی -/400000 روپے کا 1/3 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبارک سعید احمد گجر گواہ شد نمبر 1 مظفر داؤد احمد ولد محمد شریف گواہ شد نمبر 2 ابرار احمد پراچہ وصیت نمبر 23439

مسل نمبر 66132 میں نعیم اقبال

ولد چوہدری دین محمد قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-6-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ 12 مرلہ واقع نصیر آباد ربوہ اندازاً مالیتی -/500000 روپے۔ (پلاٹ کا مقدمہ دارالقضاء ربوہ میں چل رہا ہے)۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1400 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نعیم اقبال گواہ شد نمبر 1 محمد الیاس ولد محمد اسمٰعیل گواہ شد نمبر 2 فاروق اصغر بٹر ولد چوہدری اصغر علی بٹر

مسل نمبر 66133 میں روبینہ ملک

زوجہ اشفاق ملک قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-6-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند /5000 یورو۔ 2۔ طلائی زیور 140 گرام مالیتی اندازاً -/1400 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 06-7-1 سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ روبینہ ملک گواہ شد نمبر 1 اشفاق ملک ولد مشتاق ملک گواہ شد نمبر 2 اشتیاق ملک ولد مشتاق ملک

مسل نمبر 66134 میں قانتہ شاہد

زوجہ شاہد حسن قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-5-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور اندازاً 18 تولے مالیتی -/221000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ قانتہ شاہد گواہ شد نمبر 1 شاہد حسن خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 اکرام اللہ چیمہ ولد چوہدری شرف دین چیمہ

مسل نمبر 66135 میں وقاص ملک

ولد ملک عبدالغفار پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-6-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد وقاص ملک گواہ شد نمبر 1 مشتاق ملک ولد ملک محمد عظیم مرحوم گواہ شد نمبر 2 عظیم احمد ولد نسیم محمد

مسل نمبر 66136 میں ثمینہ عبدالمالک

زوجہ محمد عبدالمالک قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-6-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند -/5000 یورو۔ 2۔ طلائی زیور 220 گرام مالیتی اندازاً -/5000 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ثمینہ عبدالمالک گواہ شد نمبر 1 مقصود احمد طاہر ولد بشیر احمد گواہ شد نمبر 2 محمد عبدالمالک خاوند موصیہ

مسل نمبر 66137 میں رضیہ بیگم

زوجہ حمید اللہ خان قوم ہنجراء پیشہ خانہ داری عمر 55 سال

بیعت 1971ء ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 25-5-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 400 گرام مالیتی -/4200 یورو۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ رضیہ بیگم گواہ شدنمبر 1 حمید اللہ خان خاوند موصیہ گواہ شدنمبر 2 سید دلنواز گیلانی ولد سید ارشاد احمد گیلانی

مسل نمبر 66138 میں نذیر احمد

ولد محمد اسمٰعیل مرحوم قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر 61 سال بیعت 1977ء ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-6-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔نقد رقم جمع قومی بچت -/1750000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/680 یورو ماہوار بصورت سوشل امداد مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد نذیر احمد گواہ شدنمبر 1 خلیل احمد باجوہ ولد چوہدری باغدین مرحوم گواہ شدنمبر 2 کریم احمد باجوہ ولد خلیل احمد باجوہ

مسل نمبر 66139 میں احمد خان مجوکہ

ولد ملک شہادت مجوکہ قوم مجوکہ پیشہ ملازمت عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-6-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔تین عدد پلاٹ واقع نزد بیوت الحمد کالونی ربوہ اندازاً مالیتی -/700000 روپے ان میں ہم دو بھائی حصہ دار ہیں۔ 2۔مکان 10 مرلہ واقع ناصر آباد شرقی اندازاً مالیتی -/2400000 روپے کا 1/4 حصہ۔3۔ 42 کنال رقبہ واقع حویلی مجوکہ مالیتی اندازاً -/500000 روپے کا حصہ اس میں ہم دو بھائی ایک بہن حصہ دار ہیں۔4۔ مکان واقع عمر آباد مجوکہ اندازاً مالیتی -/100000 روپے کا 1/2 حصہ۔اس وقت مجھے مبلغ -/2000 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/2000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد احمد خان مجوکہ گواہ شدنمبر 1 عثمان غنی مجوکہ ولد احمد خان مجوکہ گواہ شدنمبر 2 حمید احمد ولد حنیف احمد

مسل نمبر 66140 میں سلیمہ خان

زوجہ سلیم احمد خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 27-6-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 10 گرام۔ اس وقت مجھے مبلغ -/700 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 1-7-06 سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ سلیمہ خان گواہ شدنمبر 1 سید محمد اقبال شاہ ولد سید محمد سعید شاہ مرحوم گواہ شدنمبر 2 عبدالسلام خان ولد محمد حنیف خان

مسل نمبر 66141 میں Yunus Ansah

ولد Shuaib Ansah پیشہ Mason عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 25-4-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/160000 غانین کرنسی ماہوار بصورت لیبر مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد Yunus Ansah گواہ شدنمبر 1 محمد آدم گواہ شدنمبر 2 Sulleyman Cobbino

مسل نمبر 66142 میں Amina Korkor

بنت Issaka Acquah پیشہ فارمنگ عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 15-4-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Amina Korkor گواہ شدنمبر 1 Issah Addae گواہ شدنمبر 2 Mustapha Bin Dqn Quah

مسل نمبر 66143 میں Aisha Adokoh

بنت Kwame Kwei پیشہ فارمر عمر 54 سال بیعت 1971ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 7-3-6 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Aisha گواہ شد نمبر 1 Mohammad Bin Saleh گواہ شدنمبر 2 Ishaque Emison

مسل نمبر 66144 میں

Yakub Abudu Rahman

ولد Abudu Rahman پیشہ فارمنگ عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 7-3-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ Cocoa Form برقبہ 2/1 ایکڑ مالیتی 2 ملین غانین کرنسی۔2۔فارم ایک ایکڑ مالیتی 2 ملین غانین کرنسی۔اس وقت مجھے مبلغ -/150000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد Yakub Abudu Rahman گواہ شدنمبر 1 Ishaque Emison گواہ شدنمبر 2 Mustapha Bin Denquah

مسل نمبر 66145 میں

Issah Abdul Rahman

ولد Abdul Rahman Entsic پیشہ فارمنگ عمر 68 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 7-3-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔زرعی اراضی 6/1 ایکڑ مالیتی -/8000000 غانین کرنسی۔اس وقت مجھے مبلغ -/300000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد Issah Abdul Rahman گواہ شدنمبر 1 Ayuub Yunnus گواہ شدنمبر 2 Abdul Lateef Uthman

مسل نمبر 66146 میں

Zakari Akyemfo

ولد Adam Nyarko پیشہ فارمنگ عمر 56 سال بیعت 1958ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 7-3-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100000 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد Zakaria Akyenfo گواہ

شد نمبر Abdul Lateef uthman 1 گواہ شد نمبر 2 عبدالحمید طاہر

مسل نمبر 66147 میں

Amina Esi Andoh

زوجہ Abubakr Qtabil پیشہ فارمر عمر 45 سال بیعت 1977ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 7-3-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی ڈیڑھ ایکڑ مالیتی -/2000000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/64000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Amina Esi Andoh گواہ شد نمبر 1 مصطفےٰ بن سعید گواہ شد نمبر 2 Mustapha Bin Deonquah

مسل نمبر 66148 میں Aisha Momsah

زوجہ Kobina Hakeem پیشہ فارمر عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 7-3-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی 2/1 ایکڑ مالیتی -/300000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100000 غانین کرنسی ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Aisha Momsah گواہ شد نمبر Yakub Abdurahman 1 گواہ شد نمبر Ibrahim Abdul Rahman 2

مسل نمبر 66149 میں

Mariam Abdina Mansah

زوجہ Usman Kwame پیشہ فارمنگ عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 28-4-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Mariam Abina Mansah گواہ شد نمبر Usman Kwame1 گواہ شد نمبر 2 عبدالحمید طاہر وصیت نمبر 25638

مسل نمبر 66150 میں

IbrahimKojo Katu

ولد Mohammad Kojo Kaatu پیشہ کارپینٹر عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 4-5-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000000 غانین کرنسی ماہوار بصورت کارپینٹر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Ibrahim Kojo Katu گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید طاہر وصیت نمبر 25638 گواہ شد نمبر 2 Yaqub.K.Entsie

---

داخلہ دارالصناعہ

۞ شارٹ کورسز (چھ ماہ) برائے آٹو مکینک، ریفریجریشن وائر کنڈیشننگ، آٹو الیکٹریشن جنرل الیکٹریشن، پلمبنگ، ووڈ ورک، محنتی، تجربہ کار اور باہنر سٹاف کی زیر نگرانی داخلے جاری ہیں۔

دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 6/1 فیکٹری ایریا ربوہ

فون: 6214578 موبائل: 0333-6706920

(نگران دارالصناعۃ ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

۞ مکرم نعیم احمد اٹھوال صاحب نمائندہ مینیجر الفضل برائے توسیع اشاعت، چندہ جات، بقایا جات کی وصولی اور الفضل میں اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں ضلع بہاولپور کے دورہ پر ہیں۔ تمام احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

امریکی صدر۔ ابراہام لنکن

امریکہ کے صدور میں ابراہام لنکن غالباً سب سے مقبول صدر رہے۔ اس کی زندگی کی کہانیاں ہر امریکی کی زبان پر ہیں اور تمام امریکی اس سے بے حد محبت کرتے ہیں۔

ابراہام لنکن 12 فروری 1809ء کو پیدا ہوا۔ اس کی عمر تقریباً سات برس تھی جب وہ اپنی ماں کے سائے سے محروم ہوا۔ وہ ایک سیلف میڈ انسان تھا۔ (یعنی اپنی ذاتی جدوجہد سے کامیابی حاصل کرنے والا) پہلے پہل اس نے دکان میں کلرکی کی، پھر ایک گاؤں میں پوسٹ ماسٹر ہوگیا اسی دوران وکالت کی تعلیم حاصل کی اور اسپرنگ فیلڈ کے مقام پر وکالت کا آغاز کیا۔

1846ء میں وہ امریکی کانگریس کا رکن منتخب ہوا۔ 1858ء میں سینٹ کی نشست کا امیدوار ہوا اور اس مہم میں سٹیفن ڈگلس کے ساتھ غلامی کے خلاف مناظروں میں بڑا نام پیدا کیا۔ اس کی اس صلاحیت کے پیش نظر ری پبلکن پارٹی نے 1860ء میں اسے صدارتی امیدوار نامزد کردیا اور یوں وہ امریکہ کا صدر منتخب ہوگیا۔ ابراہام لنکن کے عہد صدارت کا سب سے بڑا کارنامہ غلامی کا خاتمہ تھا۔ جس کی وجہ سے اسے امریکہ کی بدترین خانہ جنگی کا سامنا کرنا پڑا۔ ابتداء میں اسے ناکامی ہوئی۔ مگر اس کے فولادی عزم اور اس کی بے نظیر دانائی نے اس کی تمام مشکلیں آسان کردیں۔ اس خانہ جنگی کے دوران اس نے 1863ء میں ریاست پنسلوانیا کے مقام گٹس برگ میں تاریخی تقریر کی۔ جس کے اختتام پر اس نے کہا کہ یہ قوم اللہ کے فضل وکرم سے آزادی کا نیا جنم لے گی اور ایسی حکومت روئے زمین سے کبھی ختم نہیں ہوسکے گی جو عوام کی ہو، عوام کے ذریعے قائم کی گئی ہو اور عوام کی خدمت کے لئے وقف ہو۔

لنکن کے ان لفاظ نے پوری قوم میں ایک نئی روح پھونک دی۔ 9 اپریل 1865ء کو باغی جنوبی ریاستوں کے کمانڈر جنرل رابرٹ ای لی نے یونین آرمی کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔

5 دن بعد 14 اپریل 1865ء وہ واشنگٹن کے فورڈ تھیٹر میں ایک ڈرامہ دیکھ رہا تھا کہ ایک اداکار جان ویکس بوتھ نے اس پر گولی چلادی اور یوں اس کی زندگی کا چراغ گل کردیا تاہم وہ دنیا کو غلامی کے طوق سے نجات دلانے اور جدید جمہوریت کی بنیادیں رکھنے کے حوالے سے ہمیشہ ہمیش یاد رکھا جائے گا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''ساری یورپین تاریخ میں صرف ایک مثال ایسی نظر آتی ہے جس میں فاتح نے غیر قوموں کے مقابلہ میں نہیں بلکہ اپنی قوم کے ہی ایک حصہ کے مقابلہ میں عفو اور درگزر کا سلوک کیا۔ یہ مثال ابراہیم لنکن کی ہے۔ جو امریکہ کا پریذیڈنٹ تھا۔ اس کے عہد حکومت میں ایک دفعہ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کے ایک حصے نے دوسرے حصے کے خلاف بغاوت کردی۔ جب شمالی یونائیٹڈ سٹیٹس نے جنوبی یونائیٹڈ سٹیٹس پر فتح پالی اور وہ ایک فاتح کی حیثیت سے داخل ہونے لگا تو جرنیلوں نے فتح کا مظاہرہ کرنے کی بہت بڑی تیاری کی ہوئی تھی اور ان کی تجویز تھی کہ بینڈ بجاتے ہوئے ہم شہر میں داخل ہوں گے۔ مگر جب ابراہیم لنکن نے ان انتظامات کو دیکھا تو اس نے اپنے جرنیلوں کو ڈانٹ دیا اور کہا کہ کیا یہ خوشی کا مقام ہے کہ امریکنوں نے امریکنوں کو قتل کیا ہے۔ لڑائی تو ہمیں مجبوراً کرنی پڑی تھی ورنہ اپنی قوم کا خون بہانا کوئی پسندیدہ بات نہیں ہوسکتی۔ پھر اس نے اپنے جرنیلوں سے کہا کہ تم پیچھے کھڑے رہو میں اکیلا شہر میں داخل ہوں گا۔ چنانچہ وہ اکیلا شہر میں داخل ہوا اور باغی فوج کے افسر کے دفتر میں جا کر اس کے ڈیسک پر سر جھکا کر بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر پُرنم آنکھوں کے ساتھ دعا میں مشغول رہ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ یہ تمام یورپین تاریخ میں صرف ایک مثال ہے۔ جہاں فاتح نے مفتوح کو ذلیل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ لیکن محمد مصطفیٰ ﷺ کی زندگی تو اس قسم کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ آپؐ نے جب مکہ فتح کیا تو باوجود اس کے کفار مکہ سالہا سال تک آپؐ کو اور آپؐ کے صحابہؓ کو سخت سے سخت تکالیف پہنچاتے رہے تھے۔ آپؐ نے ان سب سے کہہ دیا کہ لا تثریب علیکم الیوم جاؤ میں تم پر کوئی گرفت نہیں کرتا۔ پھر محمد رسول اللہ ﷺ کا عفو و درگزر یہیں تک محدود نہیں بلکہ آپؐ نے ایک دفعہ صحابہؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ پر مصر کو فتح کرے گا۔ جب تم فاتحانہ حیثیت سے اس میں داخل ہو تو اس وقت تم اس بات کو یاد رکھنا کہ تمہاری دادی ہاجرہ مصر کی تھی۔ اب کہاں حضرت ہاجرہ کا زمانہ اور کہاں صحابہؓ کا زمانہ مگر اتنی دوری کے باوجود رسول اللہ ﷺ نے بائیس سو سال پہلے کی دادی ہاجرہ کا ذکر کرکے اپنے صحابہؓ کو نصیحت فرمائی کہ تم اس تعلق کی بنا پر مصر کے لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا اور ان سے حسن سلوک کرنا۔ پس اس قسم کا نمونہ دکھانا انبیاء کا ہی کام ہوتا ہے۔ ورنہ عام دستور دنیا کے بادشاہوں کا یہی ہے کہ جب وہ کسی ملک میں فاتح بن کر داخل ہوتے ہیں تو بڑے بڑے ظلم کرتے اور ہزاروں لوگوں کو بے دریغ قتل کردیتے ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد 7 ص 382)

ملازمت کے مواقع

۞ Telenor کمپنی کو پاکستان کے بڑے شہروں لاہور، اسلام آباد، فیصل آباد اور کراچی میں مختلف آسامیوں کے لئے MBA, BBA, MSc, BSc الیکٹریکل انجینئرز اور سول انجینئرز نوجوان فوری طور پر درکار ہیں۔ ایسے افراد جو اس معیار پر پورا اترتے ہوں ویب سائٹ پر رابطہ کرکے معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔

www.telenor.com.pk/careers

درخواستیں 15 فروری 2007ء تک On Line بھجوائی جاسکتی ہیں۔

فون: 047-6213773 فیکس: 047-6212398

ای میل: nstsaa@yahoo.com

(نظارت صنعت وتجارت)

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

زلزلہ متاثرین کیلئے 3 نئے شہر بسائینگے وزیر اعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ زلزلہ متاثرین کیلئے آزاد کشمیر اور سرحد میں 3 نئے شہر بسائے جائینگے۔ بکریال میں شہر بسانے کیلئے اراضی کی خریداری کے لئے ڈیڑھ ارب روپیہ صدارتی فنڈ سے دیا جائے گا۔ شانگلہ کوہستان کیلئے 7 ارب 80 کروڑ روپے بجٹ منظور کرلیا گیا۔ رقوم کا شفاف استعمال یقینی بنایا جائے گا۔ بالاکوٹ فالٹ لائن میں ہے اسے بکریال میں بسایا جائے گا۔

ایران پر حملے کا کوئی ارادہ نہیں امریکہ نے ایک بار پھر واضح کیا ہے کہ وہ ایران پر حملہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ وائٹ ہاؤس کے ترجمان کا یہ بیان ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ کے اس بیان کے بعد آیا ہے جس میں انہوں نے امریکہ کو خبردار کیا تھا کہ ایران پر حملے کی صورت میں امریکی مفادات کو ساری دنیا میں نشانہ بنایا جائے گا۔ ترجمان نے کہا ہے کہ ایرانی رہنما کا بیان ایک مفروضہ ہے امریکہ دنیا بھر میں اپنی فوجیں بھجتا رہتا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔

انتخابات کا عمل غیر جانبدارانہ بنایا جائے گا الیکشن کمیشن نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ عام انتخابات میں شفاف بیلٹ بکس اور ووٹنگ سکرینیں استعمال کی جائیں گی۔ سیکرٹری الیکشن کمشنر نے میڈیا کو بتایا کہ ان انتخابات میں پہلی بار ٹرانسپیرنٹ بیلٹ بکس اور کارڈ بورڈ سکرینیں استعمال کی جائیں گی۔ ووٹ ڈالنے والے شخص کی مارکنگ سکرین کے اوپر آ جائیں گی۔ پہلی بار ایسا شفاف طریقہ کار استعمال کر رہے ہیں۔ نئے اقدامات کا اثر الیکشن کمیشن کی ساکھ پر ہوگا۔ عوام کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم غیر جانبدارانہ انتخابات کرا رہے ہیں۔

پنجاب کے کئی شہروں میں زلزلے کی افواہ، لوگوں نے رات سڑکوں پر بسر کی پنجاب کے وسطی اور جنوبی علاقے میں زلزلے کی افواہ کے باعث ہزاروں افراد نے جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات گھروں کے باہر گزار دی۔ جوں جوں افواہ آگے پھیلتی گئی زلزلے کے آنے کا وقت آگے بڑھتا گیا۔ رات بے چینی سے گزرنے کے باعث جمعہ کو سرکاری دفاتر اور تعلیمی اداروں میں حاضری کم رہی۔ سارا دن یہی موضوع زیر بحث رہا۔

آؤٹ ڈور گیمز بچوں کی ذہنی وجسمانی نشوونما کے لئے نہایت اہم ہیں۔ گھر سے باہر کھیلنے سے بچوں کے دماغ اور جسم کی بہت اچھی ورزش ہوتی ہے، بچوں میں مقابلہ کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے، دماغ ہروقت چاک و چوبند رہتا ہے، جسم متحرک رہتا ہے اور بچوں کو ذہنی ورزش ملتی ہے لیکن انڈور گیمز میں جن میں ہار جیت زیادہ معانی نہیں رکھتی، صرف دماغی صلاحیتوں کا اعادہ ہوتا ہے جبکہ آؤٹ ڈور گیمز میں مقابلہ ہوتا ہے۔ کھیلوں سے فتح وشکست کے وقت مختلف اقدار سیکھے جاسکتے ہیں۔

ربوہ میں موسلا دھار بارش ربوہ، گردونواح اور ملک کے مختلف علاقوں میں گزشتہ دو روز سے موسلا دھار بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ جاتی ہوئی سردی پھر لوٹ آئی محکمہ موسمیات کے مطابق آئندہ دو تین روز تک پنجاب سمیت ملک بھر میں مزید بارشوں کا امکان ہے۔

بچوں کی اموات کی وجہ غذائی قلت عالمی ادارہ صحت کی رپورٹ کے مطابق پسماندہ ممالک خاص کر افریقن ممالک کے بچوں کی 55 فیصد اموات کی وجہ غذائی قلت اور ناقص غذا ہے۔ اس رپورٹ میں سانس کے انفیکشن کے باعث بچوں میں ہونے والی اموات کی شرح 19 فیصد بتائی گئی، اسہال کے باعث بھی 19 فیصد اموات ہوئیں جبکہ خسرہ کے باعث 7 فیصد بچے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔

ایکسرسائز گردن اور کمر کی مضبوطی اور صحت کیلئے ناگزیر جسمانی فٹنس اور خوبصورتی کیلئے ورزش کے دوران ایک گول رنگ استعمال کریں۔ اس طرح کی ورزشوں سے ہاتھ اور بازوؤں میں مضبوطی اور لچک آتی ہے۔ دائرے کی شکل کے رنگ کی مدد سے ورزش کرنے والے کبھی بھی گردن کی درد کا شکار نہیں ہوتے۔

موٹے افراد میں دل کے دورہ سے ہلاکت کا خطرہ کم ہوتا ہے طبی ماہرین نے تازہ ترین تحقیق اور اعداد وشمار کے حوالے سے کہا ہے کہ موٹے افراد کو دل کے دورہ کے باعث ہلاکت کا خدشہ دبلے افراد کی نسبت کم ہوتا ہے۔ ماہرین نے اس ضمن میں دل کے امراض میں مبتلا 80 ہزار مریضوں کی مختلف ہسپتالوں سے ہسٹری اکٹھی کر کے مطالعاتی جائزہ کے بعد رپورٹ اخذ کی۔

وزن کم کرنے والے افراد دوبارہ فربہ ہو جاتے ہیں ماہرین کا کہنا ہے کہ وزن کم کرنے والے 90 فیصد افراد دوبارہ فربہ ہو جاتے ہیں 90 فیصد افراد وزن کم کر کے دوبارہ موٹے ہو گئے۔ ایسا متعدد بار ہوا یہاں تک کہ انہوں نے رفتہ رفتہ وزن کو ایک سطح پر برقرار رکھنے کا انداز اختیار کرلیا۔ کچھ افراد پچھلے موٹاپا سے زیادہ وزن بڑھا لیتے ہیں وزن کم کرنے کے بعد اکثر افراد (89 فیصد) نے اپنی غذائی اور روزمرہ ورزش کی عادات میں تبدیلی کا اعتراف کیا، جبکہ صرف 11 فیصد نے اس تبدیلی کا اعتراف نہیں کیا۔ خواتین کو روزانہ 1300 حرارے اور مردوں کو 1700 حرارے کی ضرورت ہوتی ہے اس پروگرام میں غذا میں چربی کی مقدار محدود کرلی۔ ہفتے میں صرف ایک دن فاسٹ فوڈز استعمال کرتے رہے اور مسلسل غذا پر کنٹرول کرنا چاہئے۔

اگر قناعت کرتے تو رقم ضائع نہ ہوتی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 30 اپریل 2004ء میں فرماتے ہیں:

''اب بعض لوگ اچھے بھلے اپنے کاروبار ہونے کے باوجود دوسروں کے پیسوں پر نظر رکھے ہوئے ہوتے ہیں اور کئی کم تجربہ کار اپنی بے عقلی سے زیادہ پیسہ کمانے کے لالچ میں ایسے لوگوں کی باتوں میں آجاتے ہیں اور پھر اپنے پیسوں سے بھی محروم ہو جاتے ہیں اور پھر نظام جماعت کو لکھتے ہیں یا مجھے لکھتے ہیں کہ فلاں احمدی کو ہم نے اس طرح اتنی رقم دی تھی وہ سب کچھ کھا گیا اور اب ہم خالی ہاتھ ہو گئے ہیں تو ہماری مدد کی جائے اور رقم ہمیں واپس دلوائی جائے۔ تو ایسے لوگوں کو یہ پہلے سوچنا چاہئے کہ واقعی یہ کاروبار اس طرح ہو بھی سکتا تھا کہ نہیں یا صرف کسی نے باتوں میں لگا کے، چکنی چوپڑی سنا کے، بتا کے تمہارے سے پیسے اور رقم بٹور لی۔ اگر قناعت کرتے رہتے اور کم منافع پر بھی کماتے رہتے تو کم ازکم ایسے حالات تو نہ پیدا ہوتے۔ بلکہ ہوسکتا ہے کہ آپ کا سرمایہ کئی گنا زیادہ ہو چکا ہوتا۔ اس کے بعد جو رقم ضائع ہوگی منافع تو کیا ملنا تھا رقم بھی گئی، اصل سرمایہ بھی گیا۔''

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول ص 183)

(مرسلہ: مرکزی اصلاحی کمیٹی)

داخلہ پریپ کلاس
(نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

۞ گرلز سکول نصرت جہاں اکیڈمی میں پریپ کلاس کیلئے داخلہ ٹیسٹ مورخہ 14-15 اپریل 2007ء کو ہوگا۔ داخلہ فارم آفس سے دستیاب ہونگے۔ داخلہ فارم کے ساتھ تصدیق شدہ برتھ سرٹیفکیٹ منسلک کریں۔ فارم 11 تا 31 مارچ 2007ء جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ پریپ کلاس میں داخلہ کیلئے طلباء وطالبات کی عمر 31۔ مارچ 2007ء تک ساڑھے چار تا چھ سال ہونی چاہئے۔ تحریری امتحان اور انٹرویو درج ذیل شیڈیول کے مطابق ہونگے۔

1۔ قاعدہ+ تحریری امتحان مورخہ 14۔ اپریل صبح 7 بجے

2۔ انٹرویو (پہلا گروپ) 15۔ اپریل صبح 7 تا 11:30 بجے

انٹرویو (دوسرا گروپ) 15۔ اپریل صبح 11:30 بجے

تحریری اور زبانی امتحان کیلئے سلیبس نوٹ فرمالیں۔

انگریزی: حروف تہجی Aa to Zz

اردو: حروف تہجی الف تا یے

حساب: گنتی 1 تا 20

قاعدہ: یسرنا القرآن صفحہ 1 تا 13

(پرنسپل گرلز سکول نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 12 فروری

طلوع فجر	5:29
طلوع آفتاب	6:52
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:54

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
فی ڈبی 50 روپے
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 Fax:6213966

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر۔ طاہر محمود ☎ 4844986

انتہائی ماڈرن اور فینسی چاندی کے زیورات بھی دستیاب ہیں
بشیر جیولرز
فضل عمر مارکیٹ
بانو بازار ربوہ
0300-7715256
فون: 042-6213292

طارق ماربل سٹور
ماربل کے خوبصورت کتبہ جات اور قبروں کے لئے تیار ماربل رعایتی قیمت پر دستیاب ہے
طالب دعا: طارق احمد
موبائل: 0300-7713393
یادگار چوک ربوہ فون رہائش: 047-6214891

C.P.L 29-FD